باران رحمت

شاعر آل محمد جناب سید قائم مہدی نقوی ساحر لکھنوی (کراچی)

دل جو آمادۂ مدحِ نبویؐ تھا پیہم — عقل بولی، ہے مجھے علم زیادہ، تجھے کم

ماورا مجھ سے بھی ہے منزلِ محبوبِ خدا — تو، کہاں اور کہاں مدحتِ سلطانِ اُمم

دل بضد تھا کہ چلو عقل تو دیوانی ہے — یہ قیاسات کی قائل ہے محبت کی قسم

دل کی اس جرأتِ رندانہ سے ہمت پاکر — کہہ کے "یا احمدِؐ مختار" اٹھایا جو قلم

طبع میں لہر اک آئی تو فضا لہرائی — جھوم کے وادیِ فاراں سے چلا ابرِ کرم

آن کی آن میں رحمت کی گھٹائیں چھائیں — پانی آیا جو برسنے پہ تو برسا جھم جھم

گنگناتی ہوئی بوندوں کی وہ رِم جھم رِم جھم — جیسے گھنگرو ہوں کسی پاؤں میں چھَم چھَم چھَم چھَم

مشتری رقص کناں ہو سرِ محفل جیسے — جیسے ناہید نے چھیڑی ہو فلک پر سَرگم

گھٹتی بڑھتی ہوئی بارش میں سُروں کی لذّت — کوئی اُتّم، کوئی پنچم، کوئی کومل مدّھم

پانی پڑنا تھا کہ یہ مُردہ زمیں جی اُٹھی — جس طرح پی لے کوئی نزع میں آبِ زم زم

یوں نہا دھو کے حسینانِ گلستاں نکھرے — جیسے ترشے ہوئے مرمر کے خوش اندام صنم

جامہ پوشی کو صبا گُل کی قبا لے آئی — ہوگئی غنچۂ نَو رُستہ کی پوشاک جو نم

اب وہ پژمُردگیِ دَورِ خزاں کیا معنی — آج ہے اور ہی کچھ صحنِ چمن کا عالم

بُلبلوں کا وہ چہکنا، وہ پپیہے کی صدا — جیسے اب خوف قفس کا ہے نہ صیّاد کا غم

ورقِ سبز پہ وہ سُرخ گلوں کی سطریں — خطِّ گلزار میں ہے نامۂ اعمال رقم

بہتے پانی میں گُل اندام کنول کی کلیاں — جیسے گنگا میں نہاتے ہوئے کاشی کے صنم

ذہن شاعر کو جگانے کے لئے کافی تھی — اس قدر پیاری فضا، اتنا دل آرا موسم

حُسن تخئیل کی رنگین دھنک نے بڑھ کر — باندھی مُو باف میں افکار کی زلفِ برہم

قصد کرتے ہی ملا ذہن کو اک مطلعِ نَو — اللہ اللہ مری طبعِ رواں کا عالم

آ گئے دہر میں پیغمبرِ خاتمؐ کے قدم — شور ہے صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ کا پیہم

آج انسان کی عظمت کو ملا اوجِ کمال — آج ابلیسؑ نظر آتا ہے برہم برہم

دیکھتے ہی رخ پُرنور کروگے سجدہ
اے بُتو! آج نکل جائے گا سارا دم خم

دیکھ کر نورِ نظر کا رُخِ پُر نور و حَسین
شادماں ہیں تو چچا شکر کے سجدے میں ہیں خم

حُسن جو قصّۂ یوسفؑ کو کہانی کردے
نور جس سے یدِ بیضا کی تجلّی کم کم

وہ حَسین نور کے شانے، وہ کتابی چہرہ
وحی کی رحل پہ جس طرح کتابِ محکم

آنکھیں حلقوں میں ہیں یا طاق میں مسجد کے چراغ
خَمِ ابرو ہے کہ سجدے میں ہے محرابِ حَرم

بینیِ پاک ہے توحیدِ الٰہی کا الف
مُصحفِ رُخ بھی یہی ایک ہے، وحدت کی قسم

نُطق وہ، نغمۂ داوٗدؑ کے جس میں شعبے
لب، کہ جیسے خطِ طغریٰ میں ہو اسمِ اعظم

عارضِ پاک کو چھوتی ہوئی زلفیں، جیسے
دے رہا ہو کوئی قرآن کو بو سے پیہم

اسی بچّے کو تو قدرت نے ازل کے دن سے
قدر کی گود میں پالا تھا بصد ناز و نعم

مطلعِ نَو پہ جو اب چاند وہ دیکھو تو پڑھو
پے بہ پے صلِّ علیٰ صلِّ علیٰ دم ہمہ دم

خُلق، انصاف، عطا، علم، عمل، صدق، کرم
سارے اوصافِ حَسَن چومتے ہیں ان کے قدم

منبعِ جود و سخا، مظہرِ افضالِ خُدا
ابرِ رحمت، یمِ الطاف و عطا، بحرِ کرم

زینتِ محفلِ ''کُن'' شاہدِ اقرارِ اَلَست
کاشفِ سرِّ نہاں، محرمِ اَسرارِ حرم

جلوۂ نورِ ازل، پرتوِ انوارِ خُدا
شمعِ ایوانِ حدوث، آئینہ بردارِ قِدم

شاہِ شاہانِ جہاں، خسروِ دین و ایماں
خواجۂ ارض وسما، ختمِ رسلؐ، شاہِ اُممؐ

بعد اللہ کے اوّل بھی ہیں آخر بھی یہی
خلقتِ اولِ کونین، نبیؐ خاتم

سرنگوں آتے ہی باطل کو کیا یوں جس نے
طاقِ کعبہ سے گرے خاک پہ پتّھر کے صنم

ایک مدت سے جو روشن تھے وہ آتش خانے
اپنی ہی آگ میں سب ہوگئے جل جل کے بھَسَم

اس نے پتّھر کے پجاری کو مُوَحِّد کرکے
رکھ لیا پیشِ خدا عظمتِ انساں کا بھرم

فقر سے اُس کے لرزتی تھی حصارِ زرمیں
سطوتِ خسرو و دارا ہو کہ ہو شوکتِ جم

اس کا پیغام تھا ہر عہد کے انساں کے لئے
جز خدا اور کے آگے نہ کبھی ہو سر خم

کوئی فرعونِ علیٰ پھر اپنے کو خُدا کہہ نہ سکا
اس طرح گاڑ دیا دبدبۂ حق کا علم

اُس کی اک چشمِ کرم، ایک تبسّم کی جھلک
بن گئی زخمِ دلِ اہلِ وِلا کا مرہم

اُن کے دامن کو بھی پھولوں سے وہ بھر دیتا تھا
راہ میں اِس کے بچھاتے تھے جو کانٹے پیہم

ان کا ہر قول، عمل، حکم، محبت، نفرت
کچھ بھی قرآن سے باہر نہیں، قرآں کی قسم

حکم خالق سے اٹھائے تھے فقط حق کے لئے
جنگ میں تیغ وسناں، صُلح کے موقع پہ قلم

مرضیِ حق سے دیا، نفس کی خواہش سے نہیں
بستر اپنا شبِ ہجرت میں تو خیبر میں علَم

وہ بھی منظور تھی تعمیل رضائے حق کی
بسترِ مرگ پہ مانگا تھا جو قرطاس و قلم

سَہو اِس میں تھا نہ ہذیان نہ جانبداری
بر سرِ کارِ رسالت تھے رسولِؐ اکرم

ہم نہ شاعر ہیں نہ ساحر ہیں مگر اے ساحرؔ
کیا یہ کم ہے کہ غلامِ شہِ لولاکؐ ہیں ہم

نعت رسولؐ

مولانا ذیشان حیدر زیدی عالم پوری، قم ایران

کرتے ہیں جو ترا انکار رسولؐ اعظم
ان کو ہونا ہی ہے فی النّار رسولؐ اعظم

ہم تو ہیں حق کے پرستار رسولؐ اعظم
میرا ایماں مرا اقرار رسولؐ اعظم

اہل دنیا نے لگائی ہیں امیدیں ہر سُو
ہم ہیں بس آپ کے میخوار رسولؐ اعظم

تیرا شیدائی ہے جو اُس سے مجھ کو الفت
تیرے دشمن سے ہوں بیزار رسولؐ اعظم

ظلم کی آگ سے جلتی ہوئی اس دنیا کو
آپ نے کر دیا گلزار رسولؐ اعظم

دوست تو دوست ہیں دشمن بھی امیں کہنے لگے
بھا گئی آپ کی رفتار رسولؐ اعظم

آپ کیا آئے یہاں، مل گئے انسانوں کو
ان کے کھوئے ہوئے اقدار رسولؐ اعظم

کیوں نہ تعمیل کریں حکم کی اشجار وقمر
سب کے ہیں مالک ومختار رسولؐ اعظم

دنیا بن جائے خمینیؒ و حسن نصراللہ
اسوہ ہو گر ترا کردار رسولؐ اعظم

جب کبھی ہم نے کی دنیائے تزلزل پہ نظر
یاد آئی تری سرکار رسولؐ اعظم

جن کو تہذیب سے کل تک کوئی مطلب ہی نہ تھا
طعنہ زن ہیں وہی اغیار رسولؐ اعظم

پھر ہے صہیون کئے قلعہ خیبر تعمیر
بھیج دیجے کوئی کرار رسولؐ اعظم

ہے تمنا کہ مدینہ میں پہنچ جائیں قدم
ہم بھی ہوں آپ کے زوّار رسولؐ اعظم

مضطرب رہتا ہے دل شوق حرم میں ذیشانؔ
جانے کب ہوئے گا دیدار، رسولؐ اعظم